جلد ۱۰ | بمبئی دوشنبہ ۹ شعبان المعظم ۱۳۲۳ھ مطابق ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء | نمبر ۳۸

مقاصد انجمن

شیخ ابراہیم حافظ

ہفتہ گزشتہ کو انجمن حافظ الاسلام نے کار[illegible] کلب
میں ایک جلسہ کر کے اسبات کا رزولیوشن پاس کر
دیا کہ انجمن حافظ الاسلام اس جلسے سے جو سید[illegible]
[illegible] صاحب بہادر ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا تھا اپنا
اتفاق کرتی ہے اور فضول بیہودہ کیمپ سے
علیحدہ رہنا پسند کرتی ہے۔ کاش کہ یہ بات خاتمہ
کو پہنچے [illegible] تو اتنی فضیحتی اور رسوائی مسلمانوں
کی نہ ہوتی۔ کیونکہ یہ بھی [illegible] رنگ کے جلسے جو
مسلمانوں کی کرتا دھرتا نااتفاقی کو ظاہر کرتے ہیں
اور جن کا نام [illegible] بنیاد خانہ [illegible]
[illegible]

پرنس آف ویلس اسلامی کالج

ایک ہمدرد دل مسلمان مسٹر [illegible] لکھتے ہیں کہ ضلع
تاجپور میں اسلامیہ کالج قائم کرنے کے لئے [illegible]
روپیہ وقف کئے ہیں جنہیں اس کا نام پرنس آف ویلز
اسلامیہ کالج رکھا جائیگا۔ بمبئی کے متمول مسلمان اگر اپنے
حوصلہ کو کام فرما کے انجمن اسلام اسکول کو انجمن اسلام
کالج بنا دیتے اور اس شہزادہ کی یادگار قائم کرتے تو خود
خود ان کے بچے اور نیز مسلمانوں کیلئے بیحد
زیادہ نفع بخش ہوتا۔ بہرحال انجمن اسلام اور دیگر
ایجوکیشنل کانفرنس اور انجمن احباب لٹریری
سوسائٹی کا فرض منصبی ہے کہ وہ اس رشک [illegible]
نیاز مند مسلمان کا [illegible] شکریہ ادا کریں
[illegible] اسکول [illegible] مالی [illegible] اور قومی ہمدردی
[illegible] دیں۔

تاریخ انتقال پر ملال عالیجناب نواب سیدی

محمد خان عرف [illegible] خانصاحب [illegible] نواب جنجیرہ مرحوم

آج رونق کہاں ہو [illegible] کی — [illegible] تھا
[illegible] — [illegible] جو تماشا تھا
[illegible] دیا — [illegible] بجتا تھا
[illegible] کیسی — [illegible] تھا
[illegible] — [illegible] بجتا تھا
[illegible] — [illegible] ہوتا تھا
[illegible] — [illegible] تھا
[illegible] — [illegible] کیا تھا
[illegible] — [illegible] تھا

سال رحلت کہا یہ [illegible] تاریخ نے
[illegible] تھا

افسوس ہے کہ مسٹر تھاریانی

بلکہ یہ سنکر رنج ہوا کہ مسٹر تھاریانی جو الفنسٹن کالج بمبئی مین فارسی کے پروفیسر تھے انتقال کر گئے مرحوم مرزا حیرت جیسے شاعر کے بعد مسٹر تھاریانی جو مرزا مرحوم کے شاگرد رشید تھے فارسی کی پروفیسری کے عہدہ پر نامزد ہوئے تھے گو یہ کہنا کسیقدر مشکل ہے کہ مسٹر تھاریانی کی فارسی کی لیاقت کہان تک عہدہ پروفیسری کے مناسب تھی۔ مگر اس مین شک نہین کہ مسٹر تھاریانی نے فارسی کے طلبہ کو کتابون کی مشکلات کے حل کرنے مین بہت بڑی مدد دی - اور کبھی اونکو کبھی قسم کی شکایت کا موقعہ نہین دیا تھا مسٹر تھاریانی نے اپنے آپکو اس معزز عہدہ کے مناسب کرنے مین کوئی بات اوٹھا نہ رکھی تھی مسٹر تھاریانی بڑے بیفر راویے نفس آدمی تھے۔ اونکی انتھک کوششین اونکو کالج کے دائرے مین اور اسکے باہر بھی بہت ہر دلعزیز اور ممتاز بنا رہی تہین - اون کی محنتین واقعی جان توڑ محنتین تھین - یہ سنا جاتا ہے - کہ یہ اونکی سخت محنتین تھین جنھون نے اونکی ضعیف قوی پر مہلک اثر ڈالا - خیر خدا مسٹر تھاریانی کو بخشے - اور اون کے متعلقین کو توفیق صبر دے - اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ مسٹر تھاریانی کی جگہہ پر کون فارسی کا پروفیسر مقرر ہوتا ہے - ہمنے محکمہ تعلیم کی زبردستی کو بارہا دیکھا ہے کہ فارسی کے مدرس یا پروفیسر کو مقرر کرنے کے پہلے اسکی انگریزی لیاقت دیکھی جاتی ہے اگر وہ گریجویٹ ہے تو بس یہ یقین کر لیا جاتا ہے کہ اوسکی فارسی بہت اچھی اور کسانی ہے وہ مطلق فارسی کی جگہہ مین اسلئے

نہ آئی اور نہ کبھی آئیگی

دو گریجویٹ جنھون نے صرف امتحان پاس کرنیکے لئے فارسی پڑھی تھی بلکہ زہر کے سے گھونٹ کی طرح زہر مار کی اونکی لیاقت فارسی مین کیا لیاقت ہوتی ہے گلستان اور بوستان کے چند اوراق - انوار سہیلی کے چند صفحے - حافظ یا طیبات سعدی کی چند غزلین وغیرہ ذالک سے کہین فارسی آتی ہم اسی قسم کی فارسی کے متعلق کہا کرتے ہین پڑھے ہین فارسی اچھی بیچین تیل - اور یہ بھی ناقص اور غیر مکمل فارسی خوان - ہمارے جوان بچے نکی ہستی خراب کرنے - اونکی لیاقتون کو برباد کرنے کیلئے فارسی کے مدرس اور پروفیسر مقرر ہوتے ہین - بیچارے مسلمانون کو تو یہ خبر نہین کہ صبح کہان اور شام کہان ہوتی ہے کیسا ہی ناقابل پروفیسر مقرر ہو اوسکی قدم بوسی کرتیار ہو جاتے ہین تہوڑے دنون کا ذکر ہے کہ ایک ایسا ہندو جو سنسکرت مین پاس ہوا تھا مگر اس زبان پر حاوی تھا سنسکرت کا پروفیسر مقرر ہوا ہندو ون نے مارے مضمونون کے ڈائرکٹر تعلیمات کی ناک مین دم کردیا بنیاد ہلا ڈالی وہ کہنے لگے کہ یہی نہین کہ ایک ناقص التعلیم کا شخص عہدہ تعلیم دیکے ایسے شخص کے مقرر ہونیسے ہمارے بچون کی تعلیم کو سخت نقصان پہنچیگا آخر اوس شخص کو نکالا گیا ہے - ہم ایسے کئی مدرسون اور پروفیسرون کا نام بتا سکتے ہین جنکی فارسی تعلیم بالکل خام ہے جو دو سطرین فارسی مین نہین لکھ سکتے مگر سلسلے مدرس ہین کہ انہون نے میٹرکیولیشن کا امتحان دیا ہے اور اسلئے فارسی کے پروفیسر ہین کہ انہونے بی اے کا امتحان دیا ہے - جو خوش اطوارون کہنا چاہو آنکھہ والی مثل ہے - ہم گریجویٹ کے خلاف نہین مگر اس گریجویٹ کو فارسی کا پروفیسر ہونا چاہئے جسکی

ایسا نہ کسی لوبر کا جانا دیکھا

لارڈ کرزن کے کارنامے یاد رکھنے کو آگرہ اخبار نے ذیل کی رباعیات شایع کی ہین جنھین امید ہے کہ دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کیا جائیگا۔

کرزن مین جہان ہزار کرزن کرتوت
تعلیم زنان پہ انکو مائل دیکھا

سنتے مین طبیعت پر سرو عصیان
مرد ونکی تعلیم کے وہ لنکو دشمن

ہر سو ہر مصائب آہ و زاری کیسی
کرزن نے تمام سر لیا ملک بر آہ

بنگال مین ہر بیقراری کیسی
باتون مین ہری کا برگ کیسی

بنگال مین کرزن کی سیاست دیکھو
تقسیم مین بنگال کو جو زیر کی

بنگالیون کے سر پہ آفت دیکھو
بنگال کا یہ حاصل قسمت دیکھو

پولیس کمیشن کی لگاوٹ دیکھی
جو بنگلے امید وہ طرز دیکھو

پورشنون کیلئے عادت دیکھی
غیر بنگلے بیٹے بیب بنا دی دیکھی

تعلیم کو کنٹرول کیا ہے محدود
قایم ہوئے مسلک پہ تو سمجھو بیشک

چلتے ہوئے راستے کئے ہین مسدود
اعلی تعلیم ہوگئی اب مفقود

کرزن نے کہا جو شہر شرق کا جن
ہم چیز زمین تم بہادر شہر جہانگو

بہلایہ اور وہ پیچ پہ پیچ مشق ہر
کیا خوب دکھائی ہے یہ تلمیح سخن

کرزن کا شن گیا جو ایران کی سمت
اس سمت کو چھوڑ دوسری سمت جھکا

دیکھا اسنے یہ درس ہر ان کی سمت
یا تو کیا اگر رہیں وہ ماتا کی سمت

کرزن نے جو مہنگائی تیت بہ مشن
جب بیٹھی وکلا کی خیالات اپنی

لاہور نے سے ہوکو سمجھا دشمن
جب ہو جو کی جب ہے وہ کرزن

کرزن نے رہا انکو دو چار گیا
دشمن و نیا دکھایا کہ سے دانہ مرچا

ہمراہ جو اسد کے بیکار کیا
یا جادون پہ کو سنہ کو تیار کیا

دیسیونکو آرام کی کیا ضرورت ہے

ہندوستان کے دیسی بھی عجیب بیوقوف ہیں کہ جب ہر طرح عاجز آگئے تو مصداق مرتا کیا نہ کرتا۔ تقدیر سے لڑنے کی ٹھانی ہے۔ اس میں تو یہ کوئی کلام نہیں کہ ہندیوں کی قسمت پھر گئی ہے۔ کوئی ایسا زمانہ تھا کہ ان کے ہاتھوں میں عنان حکومت تھی۔ تقدیر کے ایک چکر نے یہ رنگ دکھایا کہ رفتہ رفتہ میں حاکم سے محکوم بن گئے تاہم کچھ کچھ اختیارات باقی رہ گئے تھے مگر رفتہ رفتہ وہ بھی سلب ہونے گئے۔ اور انکی حالت غلامی کی حد تک پہنچ گئی۔ آسمان کو جب اس پر بھی چین نہ آیا تو قحط اور مختلف امراض کا ہندوستان کو شکار بنا دیا مگر ہندی بھی بڑے سخت جان تھے کہ اسکی بھی کچھ پروا نہیں اور لارڈ کرزن بہادر کو یہاں بھیجا۔ اس وقت تک چونکہ تحمل کی حد ہو چکی تھی اسلیئے کچھ دنوں تو اور صبر کیا اور لارڈ صاحب کی جان کو رو دیتے رہے لیکن لارڈ صاحب کا آخری چرکا یعنی تقسیم بنگالہ بہت ہی بے ڈھب تھا۔ اور اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ بنگالیوں نے ایک سنبھالا تو لے ہی لیا۔ یہاں تک کہ سرکاری ملازم جو ابتک کسی خوف سے زبان نہیں ہلاتے تھے وہ بھی نڈر ہو گئے۔ اور ڈنکے کی چوٹ گورنمنٹ کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ ریلوے اینڈ انجنیئرنگ نیوز میں ایک سٹیشن ماسٹر نے مضمون ذیل کی ایک چٹھی انگریزی زبان میں شایع کرائی ہے کہ خدا کا شکر ہے کہ موسم گرما گذر گیا۔ اور اکثر سٹیشن ماسٹر سٹیشنوں پر آبادی سے دور جنگلوں میں کھلی ہوا اور موسمی خشکی کے مزے لوٹ رہے ہیں اب دفتروں میں پنکھوں کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ اور ....

سٹیشن ماسٹر

ڈسٹرکٹ آفیسر ریلوے کی طرف سے مطلع کیے گئے ہیں کہ آیندہ ساون میں پنکھوں اور پنکھا قلیوں کا انتظام توڑ دیا جائے گا۔ کیوں ؟ وہ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے تو اپنے آپ کو معذور ظاہر کرتا ہے مگر پوچھنا ہے۔ کہ کیا آیندہ موسم گرما نہیں آئے گا ؟ یا کیا دیسی گرمیاں بند ہو جائیں گی ؟ اس قسم کی اگر کوئی اطلاع مل سکتی ہے تو تقدیر سے جواب طلب کرنا شاید افسران بالا کی مکان میں ہو۔ سٹیشن ماسٹروں کے کوارٹروں میں پہلے پنکھے لگائے گئے تھے۔ پھر حکم دیا گیا تھا کہ نیٹو سٹیشن ماسٹروں کے لئے پنکھوں کی ضرورت نہیں۔ اسلیئے پنکھوں کو اوتار لیا جائے۔ آگے چل کر اوسنے رائے دی ہے کہ شاید دیسیوں کو تنخواہوں کی بھی ضرورت نہیں وہ بھی بند ہو جانی چاہئیں کیونکہ وہ بھی بہر حال گذارہ کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے برادران ملک کو لکھتا ہے۔ کہ ہم کو اس سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ اور دل پر نقش کر رکھنا چاہیئے۔ کہ ملازمت کی طلب ہمکو ذلیل بناتی ہے۔ ہمکو اپنی امداد کا کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اور ایسے پیشے حاصل کرنے چاہئیں۔ جن میں ہم دوسروں کے دست نگر نہ رہیں۔ ایسی مصائب سے نجات حاصل کرنے کے لیئے یہی ایک طریقہ ہو سکتا ہو کہ اب سرکاری ملازمتوں کے پیچھے مارے مارے نہ پھریں۔ کبتک ایسی ذلت کی زندگی بسر کرینگے بابو کہلانیکی نسبت ہمکو بنجارا کہلانا یا اسی قسم کا دوسرا صنعت و حرفت کا پیشہ اختیار کر لینا از بس مفید ثابت ہوگا۔

ہماری پیشگوئی سچی نکلی

آریہ اخبار خوشیاں منا رہے ہیں کہ پچھلے ہفتہ میں آریہ سماج نے بعض مسلمانوں کو اور شدھ کیا اور اون کے ہاتھ کی مٹھائی کھائی۔ اسیطرح تیدرام جواہر لال نے ایک آریہ اخبار میں غازی آباد سے اطلاع بھیجی ہے کہ وہاں کے مسلمان راجپوتوں کی عادتیں بالکل ہندؤوں کی سی ہیں۔ اور آریہ سماج کو متوجہ کیا ہے کہ ان ہندو نما مسلمانوں کی طرف سخت توجہ کرے۔ کہاں ہیں وہ ہمارے بھولے بھالے مسلمان واعظ جو اپنی شرمندگی مٹانے کو لاڑکانہ کے مسلمانوں کے آریہ ہو جانے پر قابل مضحکہ تاویلیں کر رہے تھے آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ آریہ پلیگ کس زور سے جاہل مسلمانوں میں سرایت کر رہا ہے مسجدوں کی محرابوں سے نکل کے اونہیں اب مرد میدان بننا چاہیئے ورنہ اس قسم کے مسلمانوں کا مرتد ہو جانا یقینی ہے۔ ہم تو زور سے اس خطرے سے چیخ چیخ کر ڈرا رہے تھے آخر وہ پیش آیا۔ اب بھی مسلمان نہ سمجھیں تو انسے خدا سمجھے۔ یہ بات تو ہے نہیں کہ مسلمانوں میں اب یہ مادہ باقی نہیں رہا کہ غیر مذہب والوں کے دل پر اپنے سچے دین کی صداقت کا سکہ جما کر اونہیں اپنے پاک حلقہ میں شامل کر لیں تو ایک طرف اپنی ہی قوم کے بھٹکے گمراہوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کریں۔ نہیں۔ اب بھی واعظان اسلام کا بہت بڑا گروہ ہر شہر میں نظر آتا ہے مگر انمیں سے اکثر ایسے ہیں کہ جو اپنی طاقت لسانی کا استعمال بہت ہی غیر ضروری موقعوں پر کرتے ہیں انسے یہ نہیں ہوتا کہ وہ ضایع ہو کر لوگوں کو گمراہ ہونے سے بچائیں اب بھی اگر علماء اسلام کی آنکھ کھلے تو وقت گیا نہیں ہے۔

سوادیشی تحریک

بنگالی جو صرف دال بھات کھانے والے، جو صرف دھوتیاں باندھ کر جوش دکھانے والے جو صرف زبانی جمع خرچ کرنے والے سمجھے جاتے تھے اپنی حدود سے قدم باہر رکھنے لگے ہیں اور انکی سوادیشی تحریک کا جوش قریب قریب ہندوستان کے تمام شہروں میں پھیلگیا بلکہ قصبات اور دیہات میں اسکا اثر اور وہ جوش پہنچنے سے زیادہ خبریں برابر پہنچ رہی ہیں کہ اس تحریک سے منچسٹر کی دوکانیں اور بازار کے بازار بالکل مندے ہو گئے ہیں۔ مال کی نکاسی بالکل بند ہے۔ صاحب لوگ کی پیشانیوں پر میلی ہوئی جاتی ہیں بنگالی برابر اس بات پر تلے بیٹھے ہیں کہ تقسیم بنگالہ کا قانون منسوخ کر دینا چاہیئے۔ ورنہ وہ اس تحریک کو برابر جاری رکھے جاوینگے۔ منچسٹر کے بیوپاری جو پارلیمنٹ میں بھی کچھ رسوخ رکھتے ہیں۔ گھبرا رہے ہیں اور گورنمنٹ پر اثر ڈال رہے ہیں۔ ابھی تک یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ اس تحریک کا انجام کیا ہوگا۔ اور کون عضو ضعیف ثابت ہوگا۔ جیسا اسکا اثر ہوگا مگر اب تک اس تحریک کا عملدرآمد دو تین ماہ میں جیسے دیکھے ہیں ساتھ ہی ظاہر ہوتا ہے اگرچہ سمجھا یہ جاتا ہے کہ کسی مخالفت یا جوش یا شورش کی وجہ سے جس کام کی بنیاد پڑتی ہے اسکا اثر دیرپا نہیں ہوتا اور اس بنا پر بنگالیوں کا یہ جوش سوڈا واٹر کا سا جوش ہے مگر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ حقیقت میں کسی بات سے بڑے بڑے معرکے ظہور میں آتے ہیں۔ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد کا عجب کہ اسی جوش اور مخالفت میں

ہندوستان کی خوشقسمتی

اپنے صنعت و حرفت کی زبردست بنیاد ہندوستان میں پڑ جائے۔ بنگالیوں کا جوش اب زبانی جمع خرچ کی حد سے تجاوز کر گیا ہے۔ دیسی صنعت و حرفت جاری کرنے کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں روپیئے بٹنے جا رہے ہیں۔ کارخانے کھولے جا رہے ہیں۔ دکانیں کھل رہی ہیں۔ کمپنیاں قائم ہو رہی ہیں۔ یہ سب کچھ ہوا اور ہو رہا ہے اور ہوگا۔ مگر ہنوز دلی دور است۔ ہر ایک شخص کی ہر ہر ضرورت کی ہر ہر شے کا مہیا کرنا فوراً کارے دارد۔ جوش میں کچھ سمجھائی نہیں دیتا۔ جب کر نے بیٹھیں گے تو دال بھات کا حساب معلوم ہوگا۔ ہم نے پہلے بھی کہا تھا اور اب پھر دہراتے ہیں کہ عمدہ کام کی بنیاد اس جوش مخالفت پر نہیں رکھنی چاہیئے بلکہ اسکو ٹھنڈے دل سے آہستہ آہستہ خوب سوچ سمجھ کے اچھی طرح دیکھ بھال کے شروع کرنا اور جاری کرنا چاہیئے۔ ممکن ہے کہ ابتدا میں کسیقدر تکلیف ہو مگر یہ ذرا سی تکلیف آئندہ بڑی راحت دیگی اور تب تو ہندوستانی مٹی میں کچھ ہونا ممکن ہو کہ چند روز کے بعد ہندوستانی مٹی میں سب کچھ ہو۔ ہندوستانی روئی ہندوستان ہی میں کھپیگی تو باہر کیوں جائے گی۔ لوگ نہیں جانتے یہ ہندوستان کی خوش نصیبی ہے کہ جسنے انگریز کو فوق البھڑک بنا دیا۔ اور یہ بھی تجربہ کی بات ہے کہ تقسیم بنگالہ کا مسئلہ چھڑتا تو ہندوستان پر اثر ہوتا نہ یہ تحریک ایسی مؤثر ہوتی۔ ہم مسلمان لوگ مطمئن ہیں ابھی ہمکو ہاتھ پاؤں ہلانیکی ضرورت نہیں ہے جبکہ سوائے تمام سرکاری عہدوں پر قابض ہو گئے تو ہماری آنکھیں کھلیں۔ اب بھی ہندو تمام صنعت و حرفت کے مالک ہو جائینگے تو ہم کیا جائینگے۔ الدنیا سجن المؤمنین و جنت الکافرین۔

چیچک کے ٹیکہ کی موجد انگریز نہیں ترکی ہیں

کیا خوب انگریز لوگ بھی دوسروں کے ایجادوں کو خرید لیتے ہیں۔ چیچک کے ٹیکہ کے لیئے کیا بات کا بتنگڑ بنایا جاتا تھا۔ اور ڈاکٹر جنر کی تعریف کے پھول برسائے جاتے تھے مگر اب معلوم ہوا کہ دراصل ٹیکہ کا رواج پہلے ترکوں میں تھا اور ترکوں سے انگریزوں نے سیکھا۔ چیچک کا ٹیکہ تو نہیں لگانے کا ٹیکہ انگریزوں کے ہاتھ لگ گیا۔ مسٹر محمد حسن خان محکمہ فنانشل گورنمنٹ انڈیا نے دہلی ڈائری آف لیڈی ترکی کا ترجمہ کیا۔ جس میں لکھا ہے کہ لیڈی میری وارٹلی مونٹیگو نے یہ علاج ترکی میں سیکھ کر ڈاکٹر جنر کے تجربہ سے سالہا سال پہلے انگلستان میں جاری کیا۔ لیڈی میری نے جو دیکھا وہ یہ تھا کہ ٹیکہ لگانے کا پانی انسان کے جسم سے لیا جاتا تھا لیکن جب تاریخ جودت جلد دوم صفحہ ۱۴۳ موجودہ کتب خانہ متعلقہ عجائبخانہ برطانیہ سے اسکا بھی پتہ لگتا ہے کہ گائے سے بھی ٹیکہ کا پانی لیا جاتا تھا۔ یکم اپریل ۱۷۱۷ء کو لیڈی میری نے جو خط اڈریا نوپل سے انگلستان کو لکھا تھا اس میں یہ ہے کہ وہ لکھتی ہے کہ چیچک جو ہمارے ملک میں اسقدر مہلک و عام ہے یہاں ایک خاص ایجاد کی وجہ سے بالکل بےضرر ہے بعض عورتیں موسم خزاں میں ٹیکہ کا مادہ لیئے ہوئے گھروں سے پوچھتی پھرتی ہیں جو ٹیکہ کے لئے مستعد ہوتا ہے اسکی رگ کو وہ سوئی سے چھید دیتی ہیں اور یہ زہریلا مادہ بھر دیتی ہیں کہ اسکے بعد دن بھر کھیلتے رہتے ہیں اور ہفتہ بھر میں وہ زخم بالکل اچھا ہو جاتا ہے ابتدا میں البتہ کسیقدر بخار ہوتا ہے مگر ٹیکہ لگنے کے بعد کسی کی مثال نہیں پائی جاتی میرا ارادہ اپنے چھوٹے بچے پر آزمائش کرنیکا ہے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ مجھے اس علاج کی جانب سے پورا اطمینان ہے۔ حبل الرحمن

بمبئی کے اسلامی جلسے

سچ تو یہ ہے کہ ایسے جلسوں کو اسلامی جلسے کہتے ہوئے ہمکو شرم آتی ہے جن سے اتفاق کے بدلے نفاق پھیلتا ہے۔ عزت کے بدلے ذلت اور رسوائی نصیب ہوتی ہے۔ علمیت کی جگہہ پر جہالت کے کرشمے نظر آتے ہیں۔ قومی خیرخواہی کے عوض خود مطلبی اور خودغرضی کی شرمناک کارروائیاں دیکھی اور سنی جاتی ہیں۔ اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے قوم کو برباد اور ذلیل کرنے کی تجویزیں ہوتی ہیں۔ اور پھر اپنا سنگھ بنے مونچھوں پر تاؤ دیتے پھرتے ہیں۔ کہ کیوں ہمنے کیسی حکمت کی کیسی چالاکی کی۔ کیسی فریب آمیز تقریر کی۔ دوسری قومیں ہنس رہی ہیں قہقہے لگا رہی ہیں۔ کہ واہ رے مسلمانو۔ جو کچھ بھی تمہاری سی عزت ہے اوسکو خوب برباد کر رہے ہو شہزادے کے خیر مقدم کی تجویز اور یہ جھگڑے۔ ہر محلہ میں ہر گلی میں ہر کوچہ میں بلکہ ہر گھر میں ایک ایک جلسہ۔ پھر یہ نہیں کہ وہ اپنے محلے اور اپنے گھر کی روشنی وغیرہ کی تجویز کریں۔ بلکہ دوسرے محلہ والوں کی توہین۔ تیسرے محلہ والوں کی ہجو۔ اپنے آپ کو بڑے لال بجھکڑ ثابت کرنے کے لئے یہ لکھنا کہ فلاں فلاں جلسے سے ہمکو اتفاق نہیں۔ ہم اپنی ڈفلی الگ بجائینگے۔ ایسا نہ کریں تو اونکو پوچھے کون۔ کسطرح پانچوں سواروں میں نام ہونا چاہئے۔ ایسا کرنے میں قوم میں تفرقہ پڑے تو اونکی بلا سے مسلمان بدنام ہوں تو اونکی بلا سے اور اسلامی کاموں میں ناکامی ہو تو اونکی بلا سے اونکو

اپنے نام سے غرض

اور قوم چاہے چولھے میں پڑے چاہے بھاڑ میں جائے۔ مگر وہ یہ نہیں سمجھتے کہ قوم کی نظروں میں اور بھلے مانسوں کی نگاہوں میں وہ خود ہی ذلیل ہو جاتے ہیں۔ مکہ معظمہ میں ایک شخص گیا۔ اور سوچنے لگا کہ یہاں کچھ نام و نمود پیدا کیا چاہئے۔ نصف شب کو تہجد پڑھنے حرم شریف میں گیا تو اوسنے دیکھا کہ بہت سے لوگ تہجد پڑھ رہے ہیں۔ اسی طرح بہت سے طواف کر رہے ہیں۔ بہت سے تلاوت قرآن کر رہے ہیں۔ اب یہ گھبرایا کہ یہاں تو کوئی ترکیب نام و نمود پیدا کرنے کی بن نہیں پڑتی۔ مگر مشہور ہونا بہت ضرور ہے۔ اوس نے ایک جمعہ کو جب کہ لوگ چاہ زمزم میں غسل وغیرہ کر رہے تھے پیشاب کرنا شروع کیا۔ لوگوں نے دھول دھپوں سے خوب خبر لی۔ وہ پٹتا جاتا تھا۔ اور کہتا جاتا تھا۔ کہ تم کچھ ہی کرو۔ میرا مطلب حاصل ہو گیا میں مکہ معظمہ میں مشہور ہو گیا۔

بس اسیطرح ہمارے شہر کے بعض لال بجھکڑ یہ چاہتے ہیں کہ جان لو دین لو ایمان لو۔ عزت لو۔ خدا کے لئے کسی طرح کسی وقت ہمکو کسی مجلس کا پریسیڈنٹ بنا دو چاہے وہ مجلس مسلمانوں کے لئے مفید ہو یا مضر۔ خدا کے لئے ہمکو کسی مجلس میں تقریر کرنے کا موقع دو۔ چاہے وہ مجلس اچھی ہو یا بری۔ تم کہو تو مسلمانوں کے موافق تقریر کریں یا اون کے خلاف میں۔ تم ہمکو ایک دو دفعہ اپنی گاڑی میں بیٹھنے کیلئے دو اور ہم

تم ہمکو کہو اوسکو ہم گالیاں دیں

اوسکو ذلیل کر دیں۔ تم ہمکو ایک دو دفعہ اپنے ساتھ بٹھا کے کھانا کھلا دو تو پھر دیکھو ہم کیسی بیہودہ بکواس سے تم کو امیر ثابت کر دیں۔ بلکہ شہنشاہ ثابت کر دیں۔ تم کو فرشتہ بنا دیں پیغمبر بنا دیں۔ بلکہ خدا بنا دیں۔ ہمارا ایمان روٹی۔ ہمارا ایمان پیٹ۔ یہ چیزیں ہیں دو۔ ہم تمہارا ساتھ دیتے ہیں۔ کیسی ہی نالایق سے نالایق بات کہو ہم کہنے اور کرنے کو تیار ہیں۔ تف ہے ایسی زندگی اور ایسی عزت اور ایسی گاڑی اور ایسی روٹی پر۔ ہمکو جو کچھ حال ان جلسوں کا معلوم ہوا ہے اور معتبر ذریعوں سے معلوم ہوا ہے اوس سے ہمارا دل دکھ رہا ہے ہمارا دماغ بھنا رہا ہے۔ ہمارا جسم کانپ رہا ہے۔ ہم مسلمانوں کو بدنامی اور بےعزتی سے بچانے کے لئے ان باتوں کو شایع نہیں کرینگے ہمکو سب سے زیادہ افسوس تو اسبات پر آتا ہے کہ آسمان زمین اوٹھا دیا گیا خون کا پسینہ کر دیا گیا۔ مگر آخر ہوا کیا۔ چند رزولیوشن پاس کر لئے گئے۔ اور دفتر میں داخل کر دئے گئے۔ کون مانتا ہے اور کون پوچھتا ہے مسلمانوں کو جو کچھ کرنا ہو وہ ان جلسوں کے بغیر بھی کرنے والے تھے اور کریں گے۔ ہمنے مختلف محلہ والوں سے سنا کہ انپر ان جلسوں کا ذرا بھی اثر نہیں پڑا۔ بلکہ وہ ہنس ہنس کر یہ کہتے تھے کہ یہ بڑے بڑے چودھری اونمیں سے بعض ایسے ہیں کہ کوئی شمس العلما بننا چاہتا ہے کوئی سردار بننا چاہتا ہے کوئی خانبہادر اور کوئی خانصاحب بننا چاہتا ہے باقی انکے دلمیں نہ تو اسلام کا لحاظ ہے نہ قوم کا درد۔ اپنے حظ کے واسطے ہمکو ناحق پریشان کر رہے ہیں ہمنے

معرکہ آرائی

پیاری میمصا جیو! تمہاری دہائی

پنچون کے مورث اعلیٰ تیرا ہے بول بالا۔ تیرے دشمنون کا منہ کالا۔ تیری بزرگی کی دھاک تیری گھنگھور گھٹائی جیت گاہ پر ایک سلامی طمانچہ ای توبہ طنچہ۔ تیری بکھال جیسی توند پر قربان۔ تیرے چڑیا بدشمہا۔ تیری حسن روز افزون پر فریفتہ۔ تیری عبارت پر مفتون۔ تیرے خیالات پر لٹو۔ اے پری پیکر تین ٹین لگائی۔ لینا ایک نہ دینا دو۔ پھر نہین تہین لینا ہی لینا ہے۔ اب یہ سنانے آئے ہین کہ بابا مرینگے اور بیل بٹینگے جیتے جی تم تہ سے خوش بیان شیرین کلام ہو۔ کیا چپتے ہو کہ سنین گے۔ کہنا کیا ہے موجودہ زمانہ کی کنزرویٹو منسٹری (وزارت) کا خاتمہ قریب ہے۔ اور جب لبرل پارٹی کو زور ہوگا تو ہند کی چاندی ہی چاندی ہے۔ پھر تو دودھ اور چپڑی چپڑی۔ پانچون انگلیان گھی مین سر کڑاہی مین اور پاؤن مجھی مین۔ پھر تو ہند کو سیلف گورنمنٹ کے حقوقات ملین گے۔ پارلیمنٹ مین ہند کی طرف سے ممبر منتخب ہونگے۔ ہند کی قسمت جاگ جائیگی۔ آفتاب دولت ہند کا کسوف جاتا رہیگا۔ الغرض لارڈ رپن جیسے وائسرائے کی تدابیر پر عمل ہوگا۔ خلیفہ ہارون رشید کا زمانہ آ جائیگا اور نوشیروان کے قالب مین نئی روح پھونک دیجائیگی جی ہان حضور دار یہی بیان خیال پرست شیخ چلی چپا چھوڑ دو۔ ہندوستان کی فلاح اور بہبودی کی تو تب امید کرنا کہ جب انگریزون کی انگریزی کا خاتمہ ہو جائے۔ دونون پارٹیون کے پولیٹیکل گرگے ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین۔ ایک سانپ کے سنپولے اور بیل بٹے کے توجیہ ہے۔ بھلا لبرل پارٹی نہین کیا دیگی۔ مگر جو تمہیں دنیا بامید قائم ہے۔ تم ہی اپنے دل کو بہلا لو۔ رسل اور گلیڈسٹون جیسے وزراء نے ہند کو کیا دیدیا۔ یہ تو انگریزی مزاج کا خاصہ ہی ہو گیا ہے کہ ہند پر جہانتک ہو سکے خوب ہاتھ صاف کرنا۔ اور رموز مملکت خویش خسروان دانند۔ وزارت مین تو ادل بدل کچھ مصلحت سے ہوتی ہے۔ یہ تماشہ کم عقل لوگ دیکھ دیکھکر خوش ہو لیتے ہین۔ ان دونون پارٹیون مین ایسے تماشے ہوتے ہین جیسے انڈیا کے سنارون کی لڑائی جب مصلحت دیکھی وزارت مین بدل کرلی۔ تم دیکھتے ہو یہان کے وزرا لایق دقایق جانتے ہین۔ روس جیسے نہین کہ فوراً لڑائی کرا دی اور اب زار کو زار زار رونا پڑا۔ جب دیکھا کہ مملکت کے فوائد کا رخ ان کی پالیسی کے خلاف ہے تو فوراً مستعفی ہو جاتے ہین مسٹر بالفور عالیدماغ بلند حوصلہ فراخ ہمت ہین۔ ابھی پارلیمنٹ مین حال تو بھون چڑھ گئین غرّا غرّی ہوئی اور امید ہوئی کہ مسٹر بالفور وزارت سے مستعفی ہونگے مگر واہ رے انگریزی الفعال شرم پہ کتی ہمت کہ پیش مردان بیا مد۔ اور تو ایسے ہو گئے۔ وزارت کا ایسا چسکا لگا کہ کچھ خبر ہی رہی کوئی کچھ ہی بکا کرے۔ بونڈین گرین اور ڈسلاک گینگ بیچ یہ دولتہ ہین جسے ترشی او تاروے یہ سرد دولت ہے بھلا ایسے ترش کلام کبھی اثر کر سکتے ہین۔ اچھا جراب بھی کوئی ذریعہ ہے۔ کہ جس سے ہند کی بہبودی ہو سکے۔ ہان ہند سے جو ڈیپوٹیشن پارٹی مقرر ہوئی ہے اور جس کے ممبر لیجسٹ لائر اور منشی عبدالقادر صاحب انگلینڈ بھی تشریف لیگئے۔ ہان اور کچھ نہین تو میمصا جیو نے اونچی بہت آؤ بھگت کی ہے۔ انگلینڈ کی لیڈیان چاہتی ہین کہ پارلیمنٹ مین ان کا بھی دخل ہو۔ ہندی لوگ بھی اور سی حق کے خواستگار ہین۔ ہان لیڈیون نے ان ہر دو اصحاب کی بڑی خاطر تواضع کی ہے۔ ان سے لکچر متعلق ہند گھنٹون سنا کرتی ہین یہ لیڈیان لبرل پارٹی کی ہوا خواہ ہین۔ پیاری میمصا جیو! تم پر ہم بلہار جائین۔ تم پر ہندوستانیون کو مٹی کی طرح مار کر پھینک دین۔ تمہارے حسن پر قربان۔ تمہاری صورت پہ فدا۔ تمہاری مشرقی شاعرون کی خیالی کمر پہ فدا۔ کبھی ان مرے گرے ہندیون کی دستگیری کرو۔ تمہارے خاوندون کی بے رخیان تم نے بخوبی دیکھ لی ہین۔ اب بھی للہ تم بیکس ہند کی دستگیر ہو۔ اپنے پر زور لکچر سے ان کی عقل سدھار دو۔ دیکھو روم کے بادشاہ کو اجیریا نام کی لیڈی نے تعلیم دی تھی۔ نائنس کی علم میں کسی کتنی بہادر گذری ہین۔ سیاگذارس کو سمیت نے ہی شکست فاش دی تھی۔ الغرض ایسی صدہا ہوئی ہین۔ تمہارے ہی یورپ مین زمانۂ حال مین ایلیزابتھ کون ایس وکٹوریا گذری ہین جن سے ہمکو عبرت ہو سکتی ہے۔ اے پیاری نازنینو۔ تمہارے حسن پر قربان جائین۔ تمہارا روضۂ حسن ہمیشہ ہرا بھرا شاداب ہے۔ ہر روز رنگ اپنا بڑھتا جاتا ہے ذرا ہم بلکیون کی شدہ لینا۔ میان پنچ آج تم ہم زن پرست ہو گئے۔ انگریزی تہذیب اسی امر کی مقتضی ہے۔ جیسے ہمارے حکمران ویسے ہم۔ ہندوستانی اخبارون نے اور ڈرا رکھا ہے کہ اگلے موسم خزان مین پارلیمنٹ بھی پت جھڑ ہو جائیگی۔ دیکھو کب بابا مرین اور کب بیل بٹین۔ مدت سے سن رہے ہین کہ پارلیمنٹ کا خاتمہ قریب ہے کل ہوا آج ہوا اب ہوا۔ مگر بالفور تو ایسے بیٹھے ہین گویا صدر وزارت انکی باپ دادا کی موروثی جگہ ہے اور بالفرض پھر کبھی انتشار بھی ہوا۔ تو

ہند کو کیا فائدہ - موقعہ جب ہاتھ سے نکل گیا تو ہند مستحر تاکتا رہجائیگا - اومن صاحب اپنی تصنیف وغیرہ صدی مین لکھتے ہین کہ اگر ہند کو پارلیمنٹ مین دخل دین تو پارلیمنٹ مین خرابی پیدا ہوجائیگی معلوم ان مردود ہندیون مین یہ مادہ کہان سے آگیا - شاہنشاہ اکبر کے وزیر بیربل ٹوڈرمل - راجہ بھگوانداس وغیرہ وغیرہ غیر قوم سے تہے حالانکہ اکبر مسلمان تہا مگر واہ رے انگلینڈ تیری خود غرضی - آئرلینڈ کو تو نے جیسا دل کے تختہ خراب کرنا شروع کیا تہا سو اب اوسکو بالکل تباہ کردیا ہند کو بہی تو ایسا ہی کرے گا - ارے دیکہہ سے از گماز شمع شعلہ زاہو دپا ئیندگی ہ میکند از سیلہئے مظلوم ظالم زندگی ۵ از جب مظلوم ہی نہین رہیگا تیری زندگی کیسے قایم رہیگی ہند کی زندگی کے ساتہہ تیری بہی زندگی کا دارومدار ہے - یہ برباد ہوا تیرے بہی دن گنتی کے رہجائینگے - افسوس کیا تم لوگ اسی برتاو اور دل کو نمونہ کے طور پر پیش کرتے ہو دو پارلیمنٹ کا ایک جگری دوست

ایک گدھے کی مستی

ارے او بچون کے سرپنچ - ذرا ہوش مین آکر آنکہون سے دیکہو - آپ کل شب او غفلت سے گرگٹ بن پڑے رہنے کے لئے ہیچ نہین معترض کئے گئے مرف بیمی کی خبرگیری سے ہیچ ہونا جائز نہین آتا - ذرا کاشی (بنارس) کے حالات کی بہی رفتار خبر لیا کرو - آجکل ہمارا بنارس قابل تعریف ہو رہا ہے ...... شہیدون کا گنج شہید ہو رہا ہے - آئے دن ایک نہ ایک خون ناحق ہو رہا ہے جس سے کمال عبرت ہوتی ہے کسی نے بی نورجہان کے بچانے خاطر مین گرگٹ کی طرح سر ڈالکر جان دیدی کسی نے بی چہوٹی جان پر جان فدا کردی - اور بورے مین نعش کی گٹھری بناکر سڑک پر ڈہلکا دی گئی کسی نے اپنی جورو کی بدولت اپنے رقیب سے چہریان کہا کہاکر جان عزیز کہودی خیر یہ سب تو دنیا کے ہلو سلے ہمیشہ سے چلی آئے ہین - دنیا جیسے پیدا ہوئی ہے شاید ایسے ...... شہیدون کے بہت زیادہ واقعات دریافت ہوئے ہون گے - ایسے ایسے واقعات عبرتناک بہی بہت زیادہ سنے گئے کہ کسی نیک چلن خوش بخت نے اپنی مادر مشفقہ کی گردن میں جدائی کا مزہ چکہا - کسی نے اپنی بہن لڑکی بہانجی وغیرہ وغیرہ کو اپنا ہی کر چہوڑا - جس سے کمال عبرت ہوتی ہے لیکن ہمنیا ورید واقعہ عبرتناک کا باپ دادا ہے آپ گہبرا تو ضرور گئے ہون گے - کہ یہ عبرتناک تو خیر لیکن اسکا باپ دادا کیا مگر آپ گہبرائیے نہین واقعی یہ ایک ایسا واقعہ رونما ہوا ہے کہ شاید ایسا واقعہ قبل اسکے صفحۂ ہستی پر منقوش ہوا ہوگا - مین آپ کی تو کیا کہون بڑے بڑے لوگون کے بزرگوار نے بہی نہ سنا ہوگا شیطان صاحب نے بہت کہیل کہیلے لیکن یہ کہیل شاید اونکو بہی نہ سوجہے ہون گے - لیجئے سنئے - ۳ اگست شہ کو شیشن سرائے مغل مین ایک مہتر (بہنگی) نے جسکی عمر تخمیناً ۲۵ - ۳۰ سال کی ہوگی - آپکو یکایک رنگ مردانگی نے ایسا بیخود کردیا کہ اوسنے اپنی مستی دفع کرنے کے لئے کوئی اور دقیقہ نہ پایا تو آپنے اپنی ہمشیرہ زادی ہفت ماہہ لڑکی پر اپنے خنجر آزمودہ کار کو بڑہ دہی شروع کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہفت ماہہ معصومہ لڑکی کا جسم مخصوص نازک بالائے ناف تک شق ہوگیا - اور خون کے فوارے چہوٹنے لگے جسکی مردود جو گہبرایا تو لڑکی کو چہوڑ کر علیحدہ ہوا اور اس خون ناحق کے چہینٹے کو دہونا شروع کیا سب انسپکٹر صاحب پولیس علی نگر نے اتفاقاً اسکو دیکہکر مشتبہ حالت مین گرفتار کیا ادہر سب انسپکٹر صاحب سرائے مغل کے بازار مین اوسکو لیکر آئے ادہر ادہر اوس معصومہ سات مہینہ کی لڑکی کی مان شور واویلا مچاتی ہوئی فریادی پہنچی - ملزم کا چالان کیا گیا معصومہ لڑکی ہسپتال بنارس مین بغرض علاج روانہ ہوئی - فرمائیے پنچ صاحب کبہی ایسا واقعہ سنا تہا - اور حقیقت تو یہ ہے کہ کیون نہ ایسے ایسے واقعات ظاہر ہون - قیامت نزدیک ہے - دجال اور مہدی قادیانی تو پیدا ہو ہی چکے مین اب شک قیامت مین باقی ہی کیا رہگیا ہے - باقی حالات عنقریب گذارش کرون گا -

واقف

رفیع الجمال بنارسی

پہاڑی اور دیسی گرگونکی دو دو چونچین

سبت رہے یاری کی دم مین بیرق کا کالا رستہ - وہت تیرے پیٹ مین دوستانہ بربادیکا طاعون بچہ آرغ تہو - تہو تہو - اجی حضرت آپ انسان بن کر حیوان - یہ پہاڑی کتون کی طرح کیون بہونک رہے ہو - اور آنکہین پہاڑ پہاڑ کر غرا رہے ہو حلق کے بیچ بواسیر کا مادہ تو نہین عود کر آیا ہو جو غرفش کی بہڑ لئے ہوئے ہو - دیکہو پنچ صاحب مہر کو جتائے دیتے ہین کہ ہمارے ایسے گستہ (دفعہ) مین کہہ چیٹر بیٹو نورون یادر کہین کہ ہنا پہاڑی باگہ بنائیان کی ترائی کی چادر کی کر لئے کے ناک کے نتہنے سے ٹہنڈے ٹہنڈے نکالی دیون - ابی یہ تمنے

جھونپڑوں کی سی بولی کہاں سے سیکھ سا کھ لی ہے ہمارے دماغ شریف مین تو تمہاری بہکی باتین سمجھ کا گھر بنا ہی نہین۔ ذرا تکلیف کا ٹوکرا اوٹھائیے اور ہم دیہیون کو بہاڑی رستہ نہ بتایئے صاف صاف لفظون مین اپنا مادی عنصہ تھوک ڈالیے۔ اچھا خانصاحب سُن ڈالیے ہم دوستی کرکے پچھتائے۔ بیتی ادگلتے کراری شرم آتی ہے۔ آپ تو ہمارے مزاج وہاج سے واقف ہی ہیں کہ اینجانب بڑے بڑے سیدھے سادے بندہ دھرمی مانس۔ نہ کسی لینے مین نہ کسی کے دینے مین تم ہنسکر بولے ہم سمجھے تمہارے برابر کوئی دوست نہین مگر پرمیشر چپٹی ناک والون کے ہتھکنڈون سے بچائے۔ کیونکہ ناک چپٹی ہو تو خیر مضائقہ نہیں لیے یہان تو ناک چپٹی دانت چپٹا۔ آنکھ چپٹی سر چپٹا۔ پیشانی چپٹی۔ ہو نہہ چپٹا۔ غرض یہ کہ سمو چا چہرے کا چہرا چپٹا پھر بھلا ایسے چپٹے گرگے کے کرامات کیون نہ چپاتین۔ بس پہلو گز دوست سمجھے تھے جسے ہم وہی رہزن نکلا۔ کیون آیا ذہن شریف کے اندر کے بیچ و بیچ مین۔ ابی تم پھر وہی بیلے کی اڑو لے جارہے ہو۔ کیا کسی کچے گڑ کی تو نہین چڑہال ہے۔ یار یونہ بم پلٹنون کی ہوا تو تمہارے دماغ مین نہین سرایت کرگئی ہے۔ ہوش کی باتین سناؤ۔ ورنہ چلتے پھرتے نظر آؤ۔ اجی خانبہادر خفا نہو۔ گر ماؤ نہین۔ اب ہم صاف کہے دیتے ہین۔ ہم کیا جانتے تھے کہ تم بالکل ہی بھونڈے جانور ہو۔ اب معلوم ہوا کہ عقل کا یا بجامہ تمہارے لئے گترا ہی نہین۔ اچھا سنو کان پھیلا کو۔ سر جھکالو۔ قریب آکر جشیوادا سن لو۔ اینجانب سے یکایک ایک ناک کے چپٹے گرگے سے آؤ بھگت کی ایسی ہڑتی کہ ایکجان دو قالب والا مضمون نظر آنے لگا۔ آپ خیال فرمایئے کہ کھانا پینا سونا بیٹھنا گھومنا پھرنا۔ غرض یہ کہ سبکا سب ایک ہی ساتھ ہونے لگا۔ نہ غم دزد نہ غم کالا۔ برسون کا زمانہ اسی ہتھم گتھا مین الفراق الفراق کی سناتا ہوا مرغ سحری کی طرح بانگ لگا لگا کر فرو ہوتا گیا۔ دخت رز صاحبہ کی آؤن مزاجی تو اظہر من الشمس ہی ہے۔ انکا درمیانی نخرہ جو بیچ مین آن دھمکا تو پھر کا ٹھیکہ پوچھیے۔ آج بی گلابو ہین تو کل بی نتھا بو ہین۔ آج اللہ باندی سے چھیڑ چھاڑ ہے تو کل رام دلی سے راز و نیاز ہو رہا ہے۔ طرہ یہ کہ شہری بھی نہین بلکہ بنارسی۔ آگرہ آبادی مرزا پوری اور کانپوری وغیرہ وغیرہ کا بھی دکھاؤ ہونے لگا۔ اب تو یار چیپ بیچ۔ آگے کہتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے مگر تمسے بغیر کہے چھٹکارا ملنے کا تو چارا ہی نہین لہذا بولا کئے دیتے ہین۔ اچھا تو پھر انہی موصی مورتون مین سے ایک کا نقشہ اینجانب کے بھولے بھالے دلپر نقش کالنجر ہو گیا۔ یہ ہونا تھا کہ نک کٹرا او تو ہنک چپٹے کے پیٹ کے اندر رقابت کا پسینہ مادہ اوچھل کود کی ہڑانے لگا۔ بیمروتی نہین بلکہ دوستی کی مروت سے تو کچھ کہہ نہ سکا۔ مگر دل ہی دل مین حسد کی دہکتی آگ مین جل بھنکر کباب بن گیا۔ مگر چونکہ تھا گانٹھ کا پورا کچھ سفید بکریکا خون پوشیدگی مین بابی جی کی بھینٹ چڑھا کر باریابی کی سند لے ہی لی۔ اور کلکتہ بمبئی کا شوق دلاکر چوکنڈی سٹیشن پہلے اوڑا۔ دہ تو خیریت گذری کہ اینجانب سٹیشن ماسٹری کا چارج جابکے ملانے گرگے کے سرو مودھرا کر چلتے بنے تھے ورنہ پلیٹ فارم ہی پر آہنی آؤ بھگت شروع کردیجاتی۔ غرض تیسرے اور درمیانی درجو نمیں شان کی کرکری ہوتے دیکھ دوسرے نمبر کا ہڑا پروانہ لیکر پہلے چاپڑون کے نرغون مین گھس گھسا کر مغل سرائے کی جانب لوٹ پھوٹ ہو گیا مگر دلی مراد نہ بر آئی۔ یعنی اینجانب سے بڑ بھیڑ ہوئی دل کی حسرت بیچارے کے دل ہی مین رہ گئی۔ جب اس مین بھی منہ کی کھائی تو لگے گلچھرے اوڑانے کہ کیا مجال دیسی مانس جواب گوش موش سے بھی موہنی صورت تک رسائی پاسکے اگر ذرا ادہر رُخ بھی کرے گا تو کھوپری پر پڑ اپچے کی آواز آنے لگیگی۔ لیکن اینجانب تو چلتے پرزہ کے بامرہ ہیکے ہو چکے تھے بھلا ان بندر بھپکیون مین کب مغز دھساتی بلکہ روزانہ استھان کا پھیرا لگانے لگے اور آٹھوین روز جنگل مین منگل مچانے کے لیے بندر والے مندر کا چکر ایش خش پر بیٹھ ٹہل کرنے لگے۔ نک چپٹے مانس نے علامت کا ٹوکرا سر سے پھینکنے کی بہت کوشش کی مگر خود ہی آلودہ ہوتا گیا۔ دوستی کا حق ادا کرنے کا نتیجہ خوب ہی جھیلا۔ جب کچھ نہ ہاتھ لگا تو لاچار ہوکر کاغذی گھوڑے دوڑانے لگا۔ مگر ذلتون کی ایسی بوچھاڑ چہار جانب سے پڑنی شروع ہوئی کہ بالکل پانی ہی پانی ہونا پڑا تب مجبور ہوکر کرٹ پتلون کی بڑائی۔ اور دن دوپہر نائٹ کیپ سر پر جماکر ہم جلسون مین بیچاری ناپاک سیاہی دورکرنیکی فکر کرنے لگا۔ جب ہاتھ پیر کے ذریعہ سے سبکدوشی حاصل کرنیکی نوبت پہنچی۔ تو اینجانب نے یہ پرانی مثل مد نظر رکھکر کہ بڑی مارکسیر کی کرچھٹ سے دیا دو تار۔ درگذر کردی۔

راقم

گرو گھنٹال بنارسی ما

بقلم

ایس۔ ایس۔ ایم۔ ایچ۔ از بنارس

گیہوں کی اپیل بحضور شہزادہ انگلستان

یہ نہیں ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا

مگر اوس رب جلیل کی قسمت کہ عنقریب وہ دن آنیوالا ہے کہ جسکی مدت سے مجھ تمنا تھی۔ خداوند کریم نے جب ہمت کی آرزو پوری کی ہے تو کیا اب میں اپیل کرنے سے چوکتی ہوں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ میں پہلے بھی جب اس کے والد یعنے شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم شہزادہ ہی کے زمانہ میں ہندوستان تشریف لائے تھے اوس وقت بھی اپیل کرنے کے واسطے مستعد ہوئی تھی مگر اس شیر دل شہزادہ کے چہرہ کی ہیبت نے مجھے جرأت نہ دی کہ میں زبان کھولتی۔ منہہ کی طرف تو دیکھا ہی نہ جاتا تہا۔ پھر لاچار خاموش ہو رہی اب کئی سال سے اس نادر موقعہ کی منتظر تھی کہ جب کوئی شاہی خاندان سے ہندوستان تشریف لائے تو عرض کروں کہ (مثل مشہور ہے گیہوں کے ہضم کرنے کے واسطے فولاد کا پیٹ چاہئیے)۔ اے شہزادہ عالیجاہ ہندوستان میں جنکو آپ حاکم کرکے یا کسی عہدہ پر ممتاز کرکے روانہ کرتے ہیں وہ بیشتر عمر رسیدہ ہونے چاہئیں اور تجربہ کار ہوں جو اونکو غیر ملک میں جہاں کہ امن قایم ہو روانہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ مجھے وہ حد سے زیادہ کھا جاتے ہیں اور ہضم نہیں کر سکتے لگتے ہیں بیماریاں پھر ولایت سیدھی کرنے کے واسطے ہر جگہ بے امنی ہو جاتی ہے۔ اور بوڑھے تجربہ کار ہوں کھانے میں تو اون کے جو اس کے یار رہتے ہیں۔ اور وہ کسیکو تکلیف نہیں دیتے۔ مجھے خوب طرح سے ہضم کر لیتے ہیں۔ لیجئے بڑے خود دعا دیتی ہیں ہندوستان و پنجاب میں ہی ہوں اور خالق مطلق نے مجھے صرف اسی جگہ کے واسطے پیدا ہونیکا حکم صادر فرمایا ہے۔ تاکہ اہل ہند و پنجاب کے ہر غریب و امیر کی پرورش کرتی ہوں اور کسیکا پیٹ خالی نہ رکھوں۔ اے نورچشم میں ہزاروں سال سے اس فرض کو ادا کرتی آئی ہوں کہ کبھی کسی نے نہ تو میری شکایت کی تھی اور نہ مجھکو ستاتا کیونکہ جسقدر ہندوستان میں انسانوں کی افزائش ہوتی گئی اوسیقدر میں بھی سال بسال زیادہ پیدا ہوتی جاتی تھی نہ کسی نے میرے باہر لیجانیکا عہد کیا تھا۔ اور نہ میں جانے پر راضی تھی اسی سبب ہمیشہ ہندوستان میں ارزانی رہتی تھی۔ اب میں بکے سیر بکنے پر بھی گرانی ظاہر کرکے اللہ تعالیٰ سے بارش کی التجا کرتی ہوں تو وہ منظور فرماتا ہے اب تیری دادی مرحومہ کے عہد میں مجھے لوگ کوسنے لگے مگر اونکا خدا اونکو غریق رحمت کرے اسمیں کچھ قصور نہیں۔ ہاں انکے عہد میں یہ ناگہانی چلتی آفت یعنے ریل میرے واسطے بڑی بلا پیدا ہو گئی جسنے مجھے کہیں کا نہ رکھا۔ حالانکہ میں زمانہ سابق سے کئی حصے زیادہ پیدا ہوتی ہوں مگر پھر بھی ہزارہا آدمی رات کو بھوکے سوتے ہیں۔ خداوند ذوالجلال غارت کرے اس ریل والی کمپنی کا کہ مجھے ایک آنہ سیر بھی نہیں بکنے دیتے۔ اب مجھ در بدر خاک بسر کرتے پھرتے ہیں۔ کہیں ایک جگہ آرام کرنے بھی نہیں دیتے جہاں ایک پائی روپیہ پر گراں خریدیں اوسی جگہ جیتے ٹھیکوں کی گٹھڑیاں کر لیجاتے ہیں۔ اور بیچارے ہندو پیر و دادا ... کرتے کہ یہ کیسے پیٹ بھرینگے۔ اصل دشمن میرے اور ہندیوں کے یہ ریل والے برلوس ہیں۔ خداوند کریم انکا ستیاناس کرے تو پھر میں بھی ڈیڑھ روپیہ سیر بکوں تو میرا کوئی نام چاہئے۔ اے نورچشم میں تمہاری آگے اسواسطے روتی ہوں کہ تم نوجوان ہو ابھی سے میری مدد کیا کرو گے اور خیال رکھو گے تو جسوقت آپ تخت سلطنت پر رونق افروز ہونگے۔ تو مجھے اون کے منہہ سے چھڑاؤ گے۔ جنکو میں اپنے لایق نہیں سمجھتی اور جو واقع میں میری قدر بھی نہیں کرتے۔ وہ کون ہیں جو ہمیشہ چاولوں کی ڈبل روٹیاں کھایا کرتے تھے۔ اور گھاس پھوس کھاکر اپنا پیٹ بہرتے تھے۔ انکے پیٹ میں نرم غذا کھانے والے اور میرے ہضم کرنے کو ہندیوں کا سا پیٹ سخت ہی چاہئے۔ میں نہیں چاہتی کہ اہل یورپ مثلاً روسیہ اور جرمنی اور غیرہ کے باشندے مجھپر بہت شفقت چلائیں کیونکہ وہ میری ہرگز قدر نہیں جانتے اور ہندی بیچارے ہیں کہ مجھے کوستے ہیں اور یہ بیچارے ہیں بھی سچے اسلئے کہ میں خاص انہی کے واسطے پیدا ہوئی ہوں اگر یورپ پر خدا مہربان ہوتا تو مجھے وہاں بھی پیدا ہونیکا حکم دیتا اب میں اتنی عرض کرتی ہوں کہ مجھے ہندوستان سے باہر نہ جانے دیں تاکہ اہل ہند خوب پیٹ بھر کر کھائیں اور آپ کے واسطے دعائے خیر کرتے رہیں۔ اگر یہ ناممکن بات ہو اور قانوناً آپ مجھکو نہیں روک سکتے تو ریل والوں سے فرمادیں کہ میرا کرایہ آدمی کا کرایہ کر دیں پس اسمیں آپ بیچارے بھی الذمہ ہونگے اور میں بھی باہر جانے سے آرام کرونگی اور کوسنے سے بچونگی میں اہل ہند سے بھی گذارش کرنے والی ہوں جسطرح آپنے ... کا مال استعمال کرنا حرام سمجھ لیا ہے اسیطرح برائے ... میرا بھی اہل یورپ کے ہاتھ فروخت ہونا بند کردیں اور بیرونی سوداگروں کے ہاتھ ایک دانہ تک دینا حرام سمجھ لیں۔ پھر دیکھیں ہند پر کسطرح برکت کی برکت ہوتی ہے۔

الراقم

مہیں سی۔ ایچ۔ سی۔ ایچ۔ ڈی۔

از لاہور ...

۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء

جاسوسوں کی رپورٹیں

روس نے فرانس کی معرفت جاپان سے چاہا ہے کہ جو جنگی قیدی فرار ہو رہے ہیں ان سے عام قیدی ملزموں کا سا برتاؤ کیا جائے۔

روس و جرمن کے مابین معاہدہ مرتب ہو جانے کی خبر روس میں سرد دلی سے سنی جاتی ہے۔ اکثر مستند اخبار جن میں نووستی اور روسی بھی داخل ہیں انکا بیان ہے کہ بہ نسبت جرمن کے انگلستان سے معاہدہ مرتب کرنا روس کیلئے مفید اور نتیجہ خیز ہوگا ورنہ جرمن سے معاہدہ جاری کرنے پر روس کیلئے مزید مشکلات کا سامنا ہوگا۔

سوئز میں فی الحال ۳۰ جہازات ہیں۔ میل ڈاک ایک کشتی کے ذریعے پورٹ سعید کو روانہ ہوتی ہے۔

سفید طاعون کی تحقیقات کیلئے پرنسپل وسیلے نے پیرس میں ایک ضروری کانگریس کا افتتاح کیا۔ متفرق ممالک کے مشاق و تجربہ کار ۲۰۰ ڈیلیگیٹ کے علاوہ تین ہزار ڈاکٹر اور ماہران علوم حاضر تھے۔ اس کانگریس کے ایک ہفتہ میں ۴ اجلاس ہونگے۔

سنہ ۱۹۰۷ء کے روسی بجٹ کا مسودہ تیار کیا گیا جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس سال ریلوے کی توسیع اور مزید تعمیر کیجائیگی۔ خصوصاً شمالی روس میں سینٹ پیٹرزبرگ سے ماسکو تک سیدھی سڑک بنائی جائیگی۔ سائبیرین ریلوے کا سلسلہ بھی دوہرا کرنے کی تجویز ہو گئی ہے۔

مقام برن میں جرمنی اور سوئس لوگوں میں بلوہ ہوا۔ ۳۰ آدمی زخمی ہوئے۔

روسی جنرل پولسلاف اپنے ماتحت افسر کے ہمراہ تبت سے سینٹ پیٹرزبرگ میں وارد ہوا ہے۔ اور اسنے اوربکا کا معائنہ کیا۔ اور ڈیلائی لامہ سے ملاقات کی۔ پولسلاف کا مقولہ ہے کہ لامائے تبت کی دلی آرزو ہے کہ تبت کیلئے کامل آزادی حاصل کرے اور انگریزوں کا اشارہ پاوے۔

شملہ کے رپن اسپتال میں ایکس ریز کے مکمل آلات بہم پہنچانے کی تجویز منظور کیگئی ہے۔ رنجن کی شعاعوں کے آلات سے بڑے بڑے کام اندرون جسم میں لے سکتے ہیں۔ اس سے ڈاکٹری معالجوں میں بڑی بھاری ترقی کیگئی ہے۔ اس کے مکمل آلات لندن میں ڈھائی سو پونڈ میں ملتے ہیں۔ یہاں تک پہنچانے میں کل قریب ۴ ہزار روپیہ کا خرچہ ہوگا۔

وزیر ہند نے قرار دیا کہ تقسیم بنگالہ پر عمل کریں گے۔ پارلیمنٹ کی بحث کیساتھ واسطہ نہوگا۔

دارالسعادت کے بعض شفاخانوں سے جرمن کارخانوں میں نوایجاد آلات رانجن (شعاع) کیلئے آرڈر دیا گیا تھا۔ جو مریضوں کے علاج میں نہایت موثر ثابت ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ آلات دارالسعادت میں پہنچگئے۔ اور ان کے تجربہ سے ثابت ہوا کہ انکی ضرورت تمام اسلامی شفاخانوں میں ہے۔ اس لئے سلانیک و مناستر وغیرہ کے کل خرچی شفاخانوں میں ان کے رکھنے کا تاکیدی حکم صادر ہوا ہے۔

سوڈان سے نہایت شدید قحط کی خبر آئی ہے کہ چند روز سے غلہ جوار ایک اردب (قریباً پونے ۲ من انگریزی) ۱۰ روپیہ کو فروخت ہوتا ہے۔

پچھلے سال ہند میں دس کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ کا اسٹاک ہوا۔ نفع سرکار کو ۲۰۲ لاکھ روپیہ ہوا۔

نواب صاحب ٹونک کی دختر عائشہ خانم کی منگنی کانپور کے چودھری محی الدین زمیندار سے قرار پائی ہے۔

ممالک عثمانیہ میں غیر ملک کے مسافران کو اپنے پروانہ راہداری کے ساتھ اور ایک جدید راہداری کی فیس امیروں سے ۱۰ قرش مساکین سے ۵ قرش مقرر ہوتی ہے۔

ممالک اسلامیہ کی کمیٹی گھروں میں رجسٹر پیدائش و اموات کے علاوہ ہر ایک نکاح کے اندراج کے لئے بھی ایک رجسٹر رکھنے کا حکم ہوا ہے۔

اسٹانڈرڈ کا نامہ نگار مظہر ہے کہ جاپانی گورنمنٹ کی فرمایش سے توپین اور دیگر آلات حرب ڈھالنے اور جنگی جہازات بنانے والی آرمسٹرانگ کمپنی کے ایجنٹ سر ڈبلیو آرمسٹرانگ نے اپنے کارخانہ کی ایک شاخ مقام [illegible] مین قایم ہوئی ہے -

سفراے دول یورپ بلا کسی ادنے تاخیر کے مقدونیہ کے مالی جھگڑے کے متعلق سرعت اور چستی سے کام کر رہے ہین - لیکن بابعالی کو یقین کامل ہے کہ آسٹریا اور روس کی مخالفت حد سے تجاوز نہین کر جائیگی - اور دوسری کوئی ایسی سلطنت نہین ہے کہ اس بارہ مین ٹرکی پر دباؤ ڈالے لہذا اعلیحضرت خود کو اس مسئلہ مین قوی تر خیال فرماتے ہین - اور خوشی سے کل امورات ملاحظہ فرما رہے ہین -

فی الحال پورٹ سعید اور نہر سویز مین ۵۰ جہازات رکے ہوئے ہین - اس مین ۱۷ ڈاک سٹیمر بھی شامل ہین -

بابعالی نے بحر احمر مین جسقدر برٹش جہاز تجارت وغیرہ کو بحری قزاقون سے نقصان پہنچا ہے اوسکا معاوضہ دینے کا وعدہ کر لیا ہے -

پیرس مین مشہور ہو رہا ہے کہ [illegible] مین فرانس، جرمن، اور برطانیہ عظمی اور نیز یونائٹیڈ سٹیٹس امریکا مین روس کے لیے ایک

جدید قرضہ برپا کرنے کی کوشش کیجارہی ہے - یہ ۲۰ ملیون کا قرضہ ہوگا - اور شرح سود ۴ فیصدی بونڈ قایم کئے گئے ہین - [illegible] تک برپا کیجائیگی -

حضور پرنس آف ویلز کا دورہ علی حالہ برقرار رہا - اجمیر کا پروگرام بدلا گیا -

ساگر کے منشی عظیم اللہ خان نے انجمن اسلامیہ جبلپور کو بورڈنگ کیلئے پندرہ ہزار روپیہ دیا ہے -

زلزلہ زدگان کانگڑہ کی دستگیری کا چندہ ۲۴۹۴۸۷ روپیہ فراہم ہوا -

۱۸۹۷ء مین سرحدی شورش اور طالبون کے ہنگامے سے بے تیزی مین جس ملّا سعید اکبر نے اعلی حصہ لیا تھا - وہ اب دوبارہ سرحدی طالبون پر اپنا اثر جمانے کی کوشش کر رہا ہے وہ اپنا بہت سا وقت اورکزئی اضلاع مین بسر کرتا ہے جو ضلع کوہاٹ سے تھوڑے میل کے فاصلے پر واقع ہے -

وہ اکثر اوقات تیراہ کی ملاقات کیلئے آیا تھا - اور اپنی وقعت و عظمت کے بڑھانے کیلئے کابل کے شاہ خود مختار سے شرف ملاقات حاصل کیا -

چند طالبون کو اسنے میدان مین اکٹھا کیا تھا - اور انہون نے اسے آفریدی قوم کے بادشاہ کا لقب دیا -

آستانہ علیہ مین امسال عید جلوس کے موقع پر عید کی خوشی دگنی نہین بلکہ چوگنی ہوئی تھی - کیونکہ ایک تو خود عید جلوس کی - دوسرے حضرت خلافت پناہی کی سلامتی جان کی خوشی تیسرے اسیموقعہ پر یمن سے تار آیا کہ دشمنون کی بیخکنی قرار واقعی کیگئی - اور اون مین اب بغاوت کی سکت باقی نہین رہی - یمن کے زیدیون کا ہزیمت خوردہ ناکام و نامرام پسپا ہو گیا ہے چوتھے اسیموقعہ پر ازمیر سے تار آیا کہ خدا نے شہر کو ایک بڑے ہیبتناک اور جہانک حادثہ سے ایسا بچایا ہے جیسا بتیس دانتون کی اندر زبان یہ تمام خوشیان مل کر جشن سراپا فرحت و سرور ہوگیا -

کلکتہ مین کلرکون کی ایسوسی ایشن قایم کی گئی - [illegible] بیجا سختیون کی روک کیجائیگی

کلکتہ کے ہندو مسلمانون نے باہم اتفاق کیا ہے کہ ہمیشہ ہر سال [illegible] پیر کی درگاہ پر جمع ہو کر بغیر [illegible] ہوا کرینگے -

مدراس گورنمنٹ کے حکم سے [illegible] کی میونسپالٹی بھی سات ماہ کیلئے معطل کی گئی ہے -

Doans medicines.

ڈون صاحب کی ادویات

ڈون صاحب کی مشہور ادویات اس ملک مین جو دیر ہو چکے باعث پبلک کو اُن کے فائدون سے مطلع کرنا ضروری ہی پہلے اس امر کا ظاہر کرنا ہم ضروری تصور کرتے ہین کہ جیسی ڈون کے نام سے تین متفرق دوائین مشہور ہین جنمین (۱) ڈون کی جوب ہاضمہ (۲) جوب دافع درد گردہ (۳) ڈون کا مرہم۔ ابتدا مین ہم ڈون کی جوب ہاضمہ سے جو قوت اشتہا پیدا ہوتی ہے اوسکا ذکر کرنا لازمی تصور کرتے ہین۔

(۱) ڈون کی جوب ہاضمہ

یہ گولیان چھوٹی سفید رنگ کی چند جڑی بوٹیون سے بنائی جاتی ہین۔ جگر معدہ۔ اور آنتون کی امراض مین اکسیر کا حکم رکھتی ہین۔ جگر کو تقویت ملنے کے باعث خون تمام رگون مین آسانی سے دوڑتا ہے معدہ کامل بھی زور مین جاری ہوتا ہے۔ اور کل غلاظت آنتون سے صاف ہوکر نکل جاتی ہے اور سارا جسم صاف اور سبک ہو جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان دو تین گولیون کو شب کے وقت استعمال کرنے سے صبح کو صاف دست آجاتا ہے بدن کو صحت دماغ کو فرحت اور تندرستی حاصل ہوتی ہے۔ یہ گولیان مستقل طور پر استعمال مین لانے سے قبض۔ درد سر ضعف و نقاہت ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتے ہین اور قوت ہاضمہ کے ساتھ خون صاف ہوکر بدن مین قوت اور توانائی آتی ہے۔ تندرست جسم اور دن مین ایک مرتبہ کھلکر دست آنا ہمیشہ حاجتمند اور دیگر اقسام کے بخارات سے انکو محفوظ رکھتا ہے تجربہ سے یہ امر ثابت ہو گیا ہے کہ ضعیف اور کم طاقت اشخاص مذکورہ بالا امراض مین مبتلا ہو جاتے ہین۔ انکو بچاکر رکھنے سے سفید اور کارآمد ڈون صاحب کی یہ گولیان جو قوت ہاضمہ اور طاقت بخشنے مین بے نظیر ہین کہتے ہین خاص اپنی وجوہات کے باعث ڈون کی جوب ہاضمہ اس ملک مین اکسیر عظیم ثابت ہونگی۔ کیونکہ اور جلاب کیطرح یہ بدمزہ نہین ہین اور دیگر ادویات کیطرح انمین کسیلا پن نہین ہے۔ ہر ایک عزیز آسانی سے ان گولیون کا استعمال کر سکتا ہے۔



آخر مین مذکورہ بالا دواساز کا ان گولیون کی قیمت کم کرنے کیلئے ہم شکریہ ادا کرتے ہین کیونکہ سستی ہونیکے باعث ادنیٰ غریب بھی اسکا استعمال کر سکتا ہے جیسے کہا گیا ہے کہ جوب ہاضمہ فی الحال تین طرحکی شیشیون مین آگئی ہین جنکی قیمت درجہ بدرجہ ۱۲ ؍ ۸ ؍ ۴ آنے فی شیشی ہے۔ اگر شیشی کے بیرونی حصے کے لیبل پر جیسی ڈون کی تصویر نہ ہوگی تو دوا کے اصل ہونے مین شک رہیگا۔ اگر کوئی صاحب نمونہ کی گولیون کیلئے پی او بکس نمبر ۲ بمبئی کے پتہ سے لکھین گے تو مفت اونکو نام نمونہ روانہ کیا جائیگا۔

(۲) ڈون کی جوب دافع درد گردہ



یہ گولیان درد گردہ اور فتق کے لئے عکسی ہین جن اطبا اور ڈاکٹرون نے ان گولیون کا استعمال امراض مذکورہ کے مریضون پر کیا ہے وہ خود اس سے بیحد راضی ہوجاتے ہین۔ کہا جاتا ہے کہ اسکے استعمال سے پیشاب کھلکر آتا ہے اور گردہ کے علاوہ فتق کے متعلق کل شکایتون کو رفع کرتی ہین علاوہ ازین گٹھیا۔ امراض شانہ وغیرہ کے لئے مفید ہین پیشاب کا رک رک کر آنا ناف مین درد ہونا نیند کا نہ آنا ضعف اور فساد خون کے باعث جو مستعد امراض پیدا ہوتے ہین اُن سبکو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتا ہے۔

دو ڈون کی جوب دافع درد گردہ کی ایک شیشی کی قیمت دو روپیہ ہے اور اصل مال وہی ہے جسکی لیبل پر ڈون صاحبکی تصویر بنی ہوئی ہوگی۔ اور درخت کا ایک پتہ ہوگا

(۳) ڈون کا مرہم



یہ مرہم کھجلی خارش پھوڑے پھنسی بواسیر داد وغیرہ اکثر جلد و خون کے امراض اور جلدی دردون کے لئے مفید اور اکسیر کا حکم رکھتا ہے یہ بڑی سے بنایا گیا ہے اور کل اقسام کے زخم بھرنے مین اعلیٰ درجہ کا فائدہ بخش ہے۔ انگریزی اخبارون مین اسکی خوبیون کا ذکر کیا گیا ہے ہر بکس پر مذکورہ بالا جیسی ڈون کی تصویر بنی ہوئی ہے اگر ان تینون ادویات کی عمدگی سے کوئی شخص ذاتی طور پر واقف ہونا چاہے تو ان تینون ادویات کا بنات خاص استعمال کریے۔

تاریخ رحلت جناب حاجی احمد سیٹھ صاحب نورانی

برادر بزرگ جناب حاجی ہاشم سیٹھ نورانی مالک مدرسہ ہاشمیہ مغفور اللہ لہا بعد رشیہ فلک جناب حاجی موسیٰ تخلص حق پر جناب حاجی ابراہیم

پہنچین ممکن کہ روئے شہر پر جہان مین یکم	نام کا جنکے سیاتی ہر اہل کو رہے جمیل
ہائے وہ مخدوم جسکے اسکے سبھی ہمراز	وہ نہین جنکی تھی جہان مین سخا جنکا کمال
ہشتم رجب بعد شنبہ وہ عالی نہاد	باغ جنت کو سدھارے کیا وہ نورانی جمیل
سبھوں کے دل پر ہے جدا داغ فرقت	رب کی توفیق کر انکو عطا صبر جمیل

برق مصرع سال کا لکھدے یہ حسب حساب

حاجی احمد سیٹھ کی مرقد ہو نورانی جمیل

۱۳ ۴ ۲۳

مجموعہ صنایع نادرہ منتخبات باقری

ہر دو مجلد سہ قرینہ قیمت

یہ مجموعہ الطاف مولوی منشی محمد باقر صاحب کلکتہ سے نقد قیمت پر بذریعہ ڈاک مل سکتی ہے۔ درخواست مین پتہ صاف بخط نستعلیق ہونا چاہئے

مطبع حیدری ۷۱ واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا